نبی کریم ﷺ نے معراج میں قدرتِ الٰہی کی بڑی عظیم الشان نشانیاں دیکھیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَرَجَ بِنَبِيِّهِ ﷺ إِلَى السَّمَوَاتِ، وَأَرَاهُ مِنْ آيَاتِهِ الْبَاهِرَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ رَبُّ الْبَرِيَّاتِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ الْمُؤَيَّدُ بِالْمُعْجِزَاتِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى: (فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ)[١].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے مسلمان بھائیو! باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ نے اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کو اِسراء اور معراج کی سعادت بخشی جیساکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا)[٢]. پاک ہے (اللہ کی ذات) جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی جس مسجد کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا ہے، پس اِسراء اور معراج کے مبارک سفر میں نبی اکرم ﷺ نے آسمانوں کی شوکت وسلطنت کا مُشاہدہ فرمایا اور قدرت الٰہی کی بڑی عجیب وعظیم نشانیاں دیکھیں[٣]. جیساکہ اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کا ارشاد

(١) آل عمران: ١٧٩.
(٢) الإسراء: ١.
(٣) تفسير الرازي: (٢٠/٢٩٢).

ہے :(لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى)[1]. انہوں نے اپنے رب کی (قدرت) کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں پس جس وقت سرورِ کونین ﷺ معراج میں آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے متعدّد انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقات فرمائی ، ملاقات کے دوران سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے آپ ﷺ کو وصیت فرمائی کہ اپنی امت کو جنتی پودوں کا شوق دلاتے رہیں اور بکثرت اس کے اہتمام کی ان کو ترغیب دیتے رہیں جنت کے پودے یہ پاکیزہ کلمات ہیں :«سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ»[2]. اللہ کے بغیر نہ کوئی قدرت ہے نہ قوت ، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور تعالیٰ سب سے عظیم اور سب سے برتر ہے، واقعی کتنے آسان ہیں ذکر کے یہ کلمات ، اور کتنا عظیم ہے ان کا اجر و ثواب ۔ ان کے ذریعے وہ بندہ خوب سعادت وبرکت حاصل کرتا ہے جو ان کا بکثرت اہتمام کرتا ہے اسی طرح نماز کی پابندی کرتا ہے جس کو باری تعالیٰ نے ہم پر معراج کے مبارک سفر میں فرض فرمایا اور اپنے فضل وکرم سے پانچ نمازوں کی ادائیگی کا اجر وثواب پچاس نمازوں کے اجر کے برابر کردیا پس جو بندہ نماز قائم کرتا ہے اور فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مزید سنن ونوافل بھی ادا کرتا ہے تو وہ جنت کی طرف سبقت کرتا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے لیلۃُ المعراج میں جنت کے اندر ایک ہلکی سی آواز سنی تو دریافت فرمایا :«يَا جِبْرِيلُ، مَا هَذَا؟». جبریل ! یہ کیسی آواز

(١) النجم: ١٨.
(٢) الترمذي: ٣٤٦٢.

ہے ؟تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا «هَذَا بِلَالٌ الْمُؤَذِّنُ»[١]. یہ حضرت بلال مؤذن (کے قدموں کی آہٹ) ہے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی وضو کرتے تو حسب توفیقِ الٰہی تحیۃ الوضوء اور نوافل ادا کرتے[٢] غور فرمائیں کہ نوافل کی برکت سے سیدنا بلال کو جنت میں سبقت وعظمت نصیب ہوگئی وہ جنت جس میں ہر قسم کی نعمتیں ہیں جس کے بارے میں رب کریم ارشاد ہے :﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾[٣] وہ جنت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں

جنت کی تمنا کرنے والو! جنت کی سب سے عظیم اور خوبصورت نہر۔ نہر کوثر ہے سفر معراج میں نبی رحمت ﷺ کو اس کا بھی مُشاہدہ کرایا گیا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:«بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ، الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ»[٤]. اس دوران کہ میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: جبریل! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ یہ خوبصورت نہر ایسے

---

(١) أحمد: ٢٣٦٦.
(٢) مسلم: ٢٤٥٨.
(٣) الرعد: ٣٥.
(٤) البخاري: ٤٩٦٤.

بندوں کو ملے گی جو نبی کریم ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور کلام وگفتگو کے تیئں امانت اور ذمہ داری کا شعور رکھتے ہیں اور اس امانت کو صحیح طریقے سے ادا کرتے ہیں ،پس وہ نہ پیٹھ پیچھے کسی پر عیب لگاتے ہیں اور نہ منھ پر کسی کو طعنہ دیتے ہیں اور اپنی زبان کو غیبت اور چغلی وغیرہ سے محفوظ رکھتے ہیں رسولِ اکرم ﷺ نے معراج کے سفر میں ایسے لوگوں کے برے انجام اور عذاب کو دیکھا تھا جو غیبت اور چغلی وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں اور اپنی زبان کے سلسلے میں کوتاہی کرتے ہیں ،یا اللہ ! ہمیں اپنے نبی محمد عربی ﷺ کی سچی پیروی کی توفیق دیدے اور ہمکو اہلِ جنت میں شامل فرمالے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

سرورِ کونین ﷺ کی سیرت طیبہ سے محبت کرنے والو! بلاشبہ اِسراء اور معراج کا سفر ایک کھلا معجزہ تھا جس کو باری تعالی نے اپنی کتاب مقدس میں ذکر فرمایا ہے اور معراج کے تعلق سے نبی اکرم ﷺ کی حالت وکیفیت کو اس طرح بیان فرمایا ہے:(مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا

رَأَى)[١]. جو کچھ انہوں نے دیکھا دل نے اس میں کوئی غلطی نہیں کی ، ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے:(مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى)[٢].ان (رسول)کی آنکھ نہ تو چکرائی اور نہ حد سے آگے بڑھی، نبی اکرم ﷺ نے معراج میں مُشاہدہ کی ہوئی نشانیوں کے بارے میں جب اپنے اصحاب کو اطلاع دی اور اس سفر کے دوران آپ ﷺ کو جو معجزات کو حاصل ہوئے تھے ان کے بارے میں بتلایا تو اس وقت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قلوب کا مضبوط ایمان بالکل واضح ہوگیا اور ان کے دلوں کا پختہ یقین نکھر کر دنیا کے سامنے آگیا اور انہوں اپنے نبی کی تصدیق کے سلسلے میں بڑی عمدہ اور شاندار مثال پیش کی چنانچہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قریش کی ایک جماعت پہنچی اور ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ بھی (اپنے نبی کی)اس بات کو سچ مان رہے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے ؟تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فورا جواب دیا جی ہاں !میں تو اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس اور تعجب خیز باتوں میں ان کی تصدیق کرتا ہوں میں تو آسمانی خبروں کی بابت بھی ان کو سچا مانتا ہوں جو اللہ کی جانب سے صبح یا شام ان کے پاس آتی رہتی ہیں اسی تصدیق کی بدولت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(١) النجم: ١١.
(٢) النجم: ١٧.

صدیق اکبر کے لقب سے موسوم ہوئے [۱] آیئے ہم بھی اقرار کریں کہ : قرآن نے جو کچھ بیان کیا ہے ہم بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان کو حق اور سچ مانتے ہیں اور آپ ﷺ کے سفرِ اسراء و معراج کی تصدیق کرتے ہیں آخر میں دعا کہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن: ہم کو جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت و معیت عطا فرمادے، آپ ﷺ پر بکثرت دُرود وسلام پڑھنے کی سعادت دیدے اور کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت کر دے*: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[۲]. فاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ قِيَادَتَهَا وَشَعْبَهَا، وَبَرَّهَا وَبَحْرَهَا، وَأَرْضَهَا وَسَمَاءَهَا، مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بَلَدًا آمِنًا مُطْمَئِنًّا، سَخَاءً رَخَاءً، وَاحْفَظْهَا بِحِفْظِكَ، وَاحْرُسْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَدِمِ الاسْتِقْرَارَ عَلَيْهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛

(۱) المستدرك: ٤٤٠٧.
(۲) الأحزاب: ٥٦.

لِمَا تُحِبُّهُ وتَرْضاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِك، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِك. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ، ارْفَعْ عَنَّا الْوَبَاءَ، وَادْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ، وَعَافِنَا مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَامْنُنْ عَلَى جَمِيعِ الْمَرْضَى بِالشِّفَاءِ، وَاحْفَظْ أُسَرَنَا وَمُجْتَمَعَنَا، وَأَدِمِ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَعَلَى سُكَّانِ الْعَالَمِ مِنْ حَوْلِنَا. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.